

دیتا ہے۔ یا اس سے پلانے کی مطلق نفی مراد ہے؟

دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ مرزا نے اپنے داروغے سے شراب مانگی، جسے بقول حاکمی تاکید کر دی گئی تھی کہ نشے کی حالت میں زیادہ شراب مانگوں تو ہرگز نہ دینا۔ داروغے نے عذر کر دیا کہ کل، یعنی فردا کے لیے بھی کچھ رکھ لیجیے، مرزا کہتے ہیں کہ دیکھ تو کل کا عذر رکھ کر شراب دینے میں بخل نہ کر۔ یہ ساقی کوثر کے باب میں غیر شایاں گمان ہے۔ جس طرح اب تک شراب ملتی رہی، اسی طرح ساقی کوثر کی مہربانی سے آئندہ بھی ملتی جاوے گی۔ اس پاک ذات کی مہربانی کے متعلق دل میں غلط گمان کو جبکہ نہ دے۔ یعنی دنیا میں جو کچھ پینے کو ملتا ہے یہ بھی ساقی کوثر ہی کی مہربانی ہے۔ جس طرح قیامت کے دن جو کچھ عطا ہوگا، وہ بھی ساقی کوثر ہی کی مہربانی سے عطا ہوگا۔

۲۔ لغات۔ کل : اس سے مراد یوم الست ہے، جس روز روجوں سے بندگی کا اقرار لیا گیا تھا اور انسانوں کے ابوالآبا حضرت آدمؑ کی جناب میں سجدہ نہ کرنے پر عزراذیل کو، جو فرشتوں میں محسوب ہوتا تھا۔ سزا ملی تھی۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا تھا یعنی آدمؑ کی عظمت تسلیم کر لی تھی، کیونکہ آدمؑ ہی حقائق اشیا بیان کر سکے تھے۔

شرح : کہتے ہیں کہ آج ہم یعنی انسان اتنے ذلیل کیوں ہو گئے کہ کوئی ہماری بات بھی نہیں پوچھتا۔ یوم الست میں تو فرشتوں کو بھی مجال نہ تھی کہ ہماری شان میں گستاخی کریں

یہ شعر حقیقۂ شرف انسانی کے لیے ایک دعوت ہے، یعنی مرزا بہر انسان کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا مرتبہ فرشتوں سے بھی بالاتر تھا، لیکن اعمال بد کے باعث ہم ذلیل ہو گئے اور اپنے مقام شرف سے گر گئے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ایسا کیوں ہوا اور ان اعمال سے دست کش ہو جانا چاہیے، جو تذلیل کا باعث ہوئے۔